مقدمہ

اس وسیع وعریض کائنات میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی نشانیاں ہر طرف بکھری ہوئی ہیں۔آخری وحی ''قرآن مجید'' جہاں بنی نوع انسان کے لیے ہدایت کا بہترین ذریعہ ہے، وہیں قوانین قدرت الٰہیہ کی یکسانی میں غور وفکر کے بعد اپنے خالق کے حضور سربسجود ہونے کا حکم دیتا ہے۔قرآن مقدس میں متعدد بار اللہ عزوجل نے غور وفکر اور تدبر کی دعوت دی ہے۔ارشاد ربانی ہے:

إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَّقُونَ (یونس،٦)

رب کائنات نے بنی نوع انسان کو عقل سلیم سے نوازا ہے جس کے بنیاد پر وہ مختلف علوم پر دسترس حاصل کرتا ہے۔اسلام ابدی صداقتوں اور سائنسی مسلمات کا ترجمان ہے۔مذہب ''خالق'' سے بحث کرتا ہے اور سائنس اللہ کی پیدا کردہ ''خلق'' ہے۔یہ حقیقت ایک امر مسلم ہے کہ اسلام سے بڑھ کر اسرار فطرت کو کھولنے اور رموزِ کائنات کو جاننے کی تعلیم کسی اور مذہب اور تہذیب میں نہیں ملتی۔خود قرآن مجید کی سینکڑوں آیات اس حقیقت کو بیان کرتی ہیں۔قرآنی علوم کی روشنی سے فیض یاب ہونے کے لیے ہمیں قرآنی آیات میں بکھرے ہوئے سائنسی حقائق پر غور وفکر کرنا ہوگا۔

یہ اسلامی تعلیمات ہی کی برکت تھی کہ دنیا کی اجڈ ترین قوم ''عرب'' احکام اسلام کی تعمیل کے بعد محض ایک صدی کے اندر اندر دنیا بھر کی امامت کی حق دار ٹھہری۔اور دنیا کو فطری علوم کے تجربے کی بنیاد عطا کی۔

آج کا دور سائنسی علوم کی معراج کا دور ہے۔سائنسی تحقیقات کی موجودہ تیزی زمین وآسمان کی پہنائیوں میں پوشیدہ بے شمار حقائق بنی نوع انسان کے سامنے لاتی ہے۔اسلام کی آفاقی تعلیمات نے دور جاہلیت کو ختم کرتے ہوئے ان فطری ضوابط کو بے نقاب کیا ہے جن کی صداقت پر دور حاضر کا سائنسی ذہن بھی حیرت میں ہے۔اس سلسلے میں کئی مغربی سائنس دانوں نے حیرت اور استعجاب کا اظہار کیا ہے کہ بعض سائنسی حقائق جو صدیوں کے تجربات کے نتیجے میں سامنے آئے ہیں، قرآن مجید نے چودہ سو سال قبل ہی ان کا انکشاف کر دیا تھا۔ایسے انکشافات نے سینکڑوں ملحد اور بے دین سائنس دانوں اور غیر مسلم دانش مندوں کو اسلام کی نعمت حاصل کرنے میں مدد دی ہے۔

زیر نظر مقالہ ''رضاعت: اسلامی تعلیمات اور میڈیکل سائنس کی روشنی میں'' رضاعت کی شرعی حیثیت اور طبی اہمیت وافادیت پر مبنی ہے۔رضاعت دودھ پلانے کا عمل ہے۔یعنی ماں بچے کی پیدائش کے بعد نومولود کو خود دودھ پلائے۔ماں کا دودھ نومولود کے لیے قدرتی غذا ہے۔اللہ عزوجل نے وحی کے ذریعے متعدد بار رضاعت کے احکامات

نازل فرمائے جن میں سے ایک اہم حکم یہ ہے کہ ماں پورے دو سال تک اپنے بچے کو دودھ پلائے۔ رضاعت کے احکامات میں پنہاں حکمتوں کو میڈیکل سائنس نے اپنے تجربات و مشاہدات کی بنیاد پر جانا ہے۔ نکاح نسل انسانی کی بقاء کا ذریعہ ہے۔ یہ وہ عمل ہے جو حضرت آدمؑ سے شروع ہوا۔ نکاح سے نیک اور صالح انسانی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ میاں بیوی، بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن، چچا، ماموں وغیرہ کا رشتہ قائم ہوتا ہے۔ اس لیے شریعت مطہرہ نے نکاح کی ترغیب دی ہے تاکہ معاشرے کو جنسی بے راہ روی سے بچایا جاسکے۔ رضاعت کا ایک اہم پہلو نکاح بھی ہے۔ جس کے تحت دو لوگوں کے درمیان ایک ہی عورت کا دودھ پینے سے نکاح حرام ہوجاتا ہے۔ رضاعت کے باعث نکاح حرام ہونے کی جو شرائط شریعت اسلامی نے مقرر کی ہیں، لوگوں کی اکثریت ان سے انجان ہے۔ ماؤں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ بچوں کو خود، پستان کے ذریعے مقررہ مدت تک دودھ پلائیں۔ مگر آج کے جدید دور میں خواتین اپنی مصروفیات اور دیگر وجوہ کی بنا پر خود سے بچوں کو دودھ پلانے سے قاصر ہیں۔ جو خواتین اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلاتیں، انہیں بہت سی مشکلات اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ساتھ ساتھ ماں کے دودھ سے محروم بچے بھی مہلک بیماریوں کا شکار ہوجاتے ہیں۔

موجودہ دور میں کینسر نامی جان لیوا مرض شدت اختیار کرگیا ہے۔ یہ مرض جسم کے کسی بھی حصے میں اپنا مسکن بنا سکتا ہے مگر خواتین میں چھاتی کا سرطان بہت تیزی سے پھیل رہا ہے اس کی بے شمار وجوہات ہوسکتی ہیں مگر ایک اہم وجہ بچے کو چھاتی کے ذریعے دودھ نہ پلانا ہے۔ میری والدہ بھی اس موذی مرض کا شکار ہوکر بہت سی تکالیف کا سامنا کرچکی ہیں تاہم ان میں اس مرض کی وجہ دودھ نہ پلانا نہیں رہی۔ البتہ وہ مائیں جو بچوں کو دودھ پلاتی ہیں، اس موذی مرض کا شکار ہونے سے کافی حد تک محفوظ رہ سکتی ہیں۔ ماں کا دودھ بچے کو بھی بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے اور انہیں صحت مند زندگی گزارنے کے لیے بہترین بنیاد فراہم کرتا ہے۔ ان ساری باتوں کو سامنے رکھ کر خیال پیدا ہوا کہ رضاعت کے حوالے سے ایک مقالہ تحریر کیا جائے جو رضاعت سے متعلق تمام اہم پہلوؤں پر بحث کرے اور لوگوں کے لیے رہنمائی کا کام کرے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ کام مکمل ہوگیا ہے۔